Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۶ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ - ۱۰ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش - ۱۰ فروری ۱۹۷۳ء	نمبر ۳۳

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۹ تبلیغ - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمدللہ

احباب حضور کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ سے دعائیں جاری رکھیں -

---

ربوہ - ۹ تبلیغ - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

آج خدا کے فضل سے طبیعت نسبتاً بہتر ہے - رات نیند بھی آگئی -

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپکو کامل صحت دے اور تادیر سلامت رکھے - آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

موجودہ زمانہ کے حالات کا یہ تقاضا ہے کہ قرآن کریم کے اسرارِ جدیدہ ظاہر ہوں

اسرارِ جدیدہ سے وہ امور مراد ہیں جو شریعتِ اسلامیہ کی حقیقتِ کاملہ کا اظہار کریں

"بعض لوگ ایک مکھی کی نسبت تو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس میں بے شمار عجائباتِ قدرتِ قادر ایسے موجود ہیں کہ کوئی انسان خواہ وہ کیسا ہی فلاسفر اور حکیم ہو انکی نظیر نہیں بنا سکتا اور ایک جَو کی نسبت اُن کو یہ اعتقاد ہے کہ اگر تمام دنیا کے حکیم قیامت کے دن تک اس کے عجائبات اور خواص مخفیہ کو سوچیں تب بھی یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے وہ تمام خواص دریافت کر لئے ہیں لیکن ... قرآنِ کریم کی نسبت یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ بجز موٹے الفاظ اور سرسری معنوں کے اور کوئی باریک حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا اور کلامِ الٰہی کے نکات اور اسرار اور معانی کو اس حد تک ختم کر بیٹھے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بقدرِ ضرورتِ وقت و بلحاظ موجودہ استعدادات کے فرمائے تھے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ تمام فرمودہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باستیفا ضبط میں بھی نہیں آیا اور نہ جیسا کہ چاہیئے محفوظ رہا - مگر باوجود ان سب باتوں کے اسرارِ جدیدہ قرآنیہ کے دریافت کرنے سے بکلّی فارغ اور لاپروا ہیں -

یاد رہے کہ اسرارِ جدیدہ سے ہمارا یہ مطلب نہیں کہ ایسی باتیں قرآن کریم سے روز بروز نکل سکتی ہیں جو اُسکی مقررہ مصرحہ شریعت کے مخالف ہوں بلکہ اسرار اور نکات اور دقائق سے وہ امور مراد ہیں جو شریعت کی تمام باتوں کو مسلّم رکھ کر انکی پوری پوری شکل کو ظاہر کرتے ہیں اور انکی حقیقتِ کاملہ کو منصۂ ظہور لاتے ہیں"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۸ و ۳۹)

احباب رسومات کے بارے میں جلد اطلاع بھجوائیں

ہمارے ملک کے مختلف علاقوں میں خوشی اور غم کے مواقع پر مختلف قسم کی رسومات شہروں اور دیہات میں جاری ہیں - نظارت اصلاح و ارشاد ان کی بابت معلومات حاصل کرنا چاہتی ہے - اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ایسی تمام رسومات جو اُن کے علاقہ میں جاری ہیں، اُن کی بابت ۲۰ فروری تک صاف طور پہ لکھ کر نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوادیں - امراء و صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ سے بھی گذارش ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ دیں -

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

خدا تعالیٰ کی راہ میں اموال خرچ کرنے کی توفیق اس کا احسان ہے -

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

یوم مصلح موعود

جماعتیں اس دن کے شایانِ شان جلسے منعقد کریں

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں احمدی جماعتیں ہر سال جلسے منعقد کرتی ہیں - امسال ۲۰ فروری کو منگل کا دن ہو گا - جو جماعتیں اس دن جلسے کر سکیں وہ ضرور اس دن جلسے منعقد کریں - اور جو جماعتیں ۱۸ فروری بروز اتوار جلسہ کرنے میں سہولت دیکھیں وہ اتوار کو جلسہ کریں - کیونکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ یہ فرمایا تھا کہ :-

"ہم اس بات کے قائل نہیں کہ کوئی دن اُسی دن ضرور منایا جائے - اصل بات تو رُوح ہے - رُوح قائم رکھنی چاہیئے"

جلسے اس دن کے شایانِ شان منعقد کئے جائیں اور نظارت اصلاح و ارشاد کو ان کی رپورٹیں بھجوائی جائیں -

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر :- مسعود احمد * پرنٹر :- سید عبدالحی * مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقام اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ماہ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش

"ہر روز نئی توجہ پیدا کرو"

محض ایمان لے آنا اور بیعت کر لینا اپنے اندر کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محض ایمان لے آنے اور بیعت کر لینے کی کوئی قدر نہیں ہے ایمان اُس وقت متحقق ہوتا ہے اور بیعت اُس وقت صحیح معنوں میں بیعت کہلانے کی مستحق ٹھہرتی ہے جب ایمان لے آنے والا اور بیعت کنندہ استقامت کے وصف سے متصف ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قبول حق کے سلسلہ میں استقامت پر خاص زور دیا ہے جیسا کہ فرمایا۔

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ (ھود آیت ۱۱۳)

پس (اے رسول!) تو اُن لوگوں سمیت جنہوں نے تیرے ساتھ ہو کر ہماری طرف رجوع کیا ہے اس طرح پر جس طرح تجھے حکم دیا گیا ہے سیدھی راہ پر قائم رہ اور اے مومنو! تم کبھی حد سے نہ بڑھنا۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

نیز اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ۔ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ (حٰم السجدہ آیت ۷)

یعنی تو کہہ دے میں بھی تمہاری طرح کا ایک آدمی ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا صرف ایک خدا ہے پس اس کا خیال کر کے استقلال دکھاؤ اور اس سے استغفار کرتے رہو کہ پھسل نہ جاؤ۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بڑی سے بڑی کامیابی کو استقامت کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے جیسا کہ سورۃ حٰم السجدہ میں ہی فرمایا:۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ

(حٰم السجدہ آیات ۳۱، ۳۲)

وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے پھر پوری استقامت (مستقل مزاجی) سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ہم دُنیا میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس جنت میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا۔ اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا۔ یہ بخشنے والے اور بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہوگا۔

استقامت کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت کنندگان کو اکثر و بیشتر یہی نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ تم محض اس بات پر مطمئن نہ ہو کہ تم نے بیعت کر لی ہے بلکہ کوشش اس امر کی کرو کہ استقامت نصیب ہو تاکہ خدائی انعاموں کے وارث قرار پا سکو۔ اسی ضمن میں ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے حصولِ استقامت کے ایک نہایت ہی ضروری اور بنیادی طریق پر بھی روشنی ڈالی چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"ذرا اس بات پر بھروسہ نہ کرو کہ بیعت کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ لفظی بیعت کو پسند نہیں کرتا۔ بلکہ وہ چاہتا ہے کہ جیسے بیعت کے وقت توبہ کرتے ہو اس توبہ پر قائم رہو اور ہر روز نئی توجہ پیدا کرو جو اس کے استحکام کا موجب ہو۔ اللہ تعالیٰ پناہ ڈھونڈنے والوں کو پناہ دیتا ہے جو لوگ خدا کی طرف آتے ہیں وہ ان کو ضائع نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۳۰)

اس میں حضور علیہ السلام نے پوری استقامت کے ساتھ توبہ پر قائم رہنے کا طریق یہ بتایا ہے کہ انسان غفلت کو اپنے قریب نہ پھٹکنے دے اور خدا اور اس کے دین اور دین کے مصالح اور اس کی ضروریات اور تقاضوں کی طرف ہر روز نئی توجہ پیدا کرے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر روز توجہ کی تجدید کی یہ کیفیت اس کی استقامت میں فرق نہ آنے دے گی۔ اور وہ مستقیم الحال ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا مورد بنتا چلا جائے گا۔

توجہ الی اللہ اور اس کی عظیم الشان برکات

اسلام نے اس امر پر بہت زور دیا ہے کہ انسان دُنیا میں رہتے اور دنیوی کاروبار سرانجام دیتے ہوئے بھی ہمیشہ رو بخدا رہے اور باطنی لحاظ سے اپنی تمام تر توجہ خدا ہی کی طرف رکھے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ہمیشہ صراط مستقیم پر گامزن رہے گا اور وہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا مورد بنا رہے گا۔ چنانچہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیش بہا نصائح فرمائیں ان میں سب سے زیادہ زور توجہ الی اللہ پر ہی دیا۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں:۔

"كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ، يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ، وَإِنِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ وَفِي رِوَايَةٍ: احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ تَعَرَّفْ إِلَى اللهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ. وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا"

(ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ ص ۲/۲۲)

ایک دفعہ جب کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا آپ نے فرمایا اے برخوردار۔ میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں اوّل یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ، اللہ تعالیٰ تیرا خیال رکھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ تو اسے اپنے پاس پائے گا جب کوئی چیز مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور اگر مدد مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور سمجھ لے کہ سارے لوگ اکٹھے ہو کر تجھے فائدہ پہنچانا چاہیں تو وہ تجھے کچھ بھی نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ چاہے اور تیری قسمت میں فائدہ لکھ دے اور اگر وہ تجھے نقصان پہنچانے پر اتفاق کر لیں تو تجھے نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری قسمت میں نقصان لکھ دے۔ قلمیں اٹھا کر رکھ دی گئی ہیں اور صحیفۂ تقدیر خشک ہو چکا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کو خوشحالی میں پہچان اللہ تعالیٰ تجھے تنگدستی میں پہچانے گا۔ اور سمجھ لے کہ جو تجھ سے چُوک گیا اور تجھ تک نہیں پہنچ سکا وہ تیرے نصیب میں نہیں تھا۔ اور جو تجھ کو مل گیا وہ تجھے ملے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ کیونکہ تقدیر یوں لکھا ہوا تھا۔ جان لو کہ (اللہ تعالیٰ کی) مدد صبر کرنے کے ساتھ ہے اور خوشی بے چینی کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور ہر تنگی کے بعد یُسر اور آسانی کے دن آتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوت محمدیہ کی فیض رسانی

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ بر موقع جلسہ سالانہ

نبوت محمدیہ کی پیروی کی برکت سے "وہ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی" کا عظیم مقام حاصل کرنے والا کون تھا؟ وہ خدا کا فرستادہ اور مرسل مسیح موعود تھا جو نبوت محمدیہ کے فیضان کے کمال کا عملی نمونہ تھا جسے اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ میں جو کامل گمراہی کا زمانہ تھا مبعوث فرما کر کمالات نبوت سے کامل حصہ عطا فرمایا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (بموجب حدیث صحیح مسلم) چار دفعہ نبی اللہ کے نام سے پکارا۔ یہ موعود جماعت احمدیہ کے مقدس بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تھے جنہوں نے الہام الٰہی سے یہ دعویٰ فرمایا۔

اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ الْمُحَمَّدِیُّ وَاِنِّیْ اَنَا اَحْمَدُ نِ الْمَهْدِیُّ۔

(خطبہ الہامیہ)

اے لوگو میں ہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موعود مسیح کے متعلق خبر دیتے ہوئے صاف فرمایا تھا کہ

اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ (بخاری)

تمہارا امام تم میں سے ہوگا وہ کہیں باہر سے نہیں آئے گا وہ امت محمدیہ کا فرد ہوگا اور مسند احمد بن حنبل میں مسیح موعود کے متعلق فرمایا

اِمَامًا مَهْدِیًّا

مسیح موعود ہی امام مہدی ہوگا

یہ سب بشارات بتاتی ہیں کہ مسیح موعود جو نبی اللہ اور امام مہدی کے طور پر امت محمدیہ میں ظاہر ہوا ۔ ۔ ۔ ۔

۔۔ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور کامل پیروی کی برکت سے اس مقام کو حاصل کرنے والا ہے چنانچہ حضرت سیدنا مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کا اعلان فرمایا تو آپ نے صاف صاف اور بار بار اس حقیقت کا اعلان فرمایا کہ یہ بلند مرتبہ اور مقام اور جس قدر دیگر روحانی فیوض اور انعامات آپ کو ملے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کے توسط اور نبوت محمدیہ کے فیض سے ہی ملے جیسا آپ فرماتے ہیں۔

(۶)

"خدا و بزرگ من نے اسی رسول مقبول کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے اور علوم لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے اور بہت سے اسرار مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے اور بہت سے حقائق اور معارف سے اس ناچیز کے سینہ کو پُر کر دیا ہے اور بارہا بتلا دیا ہے کہ یہ سب عطیات اور عنایات اور یہ سب تفضلات اور احسانات اور یہ سب تلطفات اور توجہات اور یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات اور مخاطبات بیمن متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

"جمال ہمنشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۲ حاشیہ)

پھر فرمایا:۔

"میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا۔ اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہوں کی پیروی نہ کرتا سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

"یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمدی سلسلہ کے لئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لئے دیا گیا تھا اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

"خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ حاشیہ)

حضرت بانی احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ جذبات جہاں آپ کی عاجزیت و فدائیت کو ظاہر کرتے ہیں جو آپ کو اپنے آقا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی وہاں اس حقیقت کو بھی ظاہر کرتے ہیں کہ آپ کو جو کچھ مل گیا اور جتنے روحانی مراتب و فیوض آپ کو ملے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ سے ہی ملے اور مقام نبوت پر آپ کا فائز ہونا اور مسیح موعود و مہدی معہود کے مرتبہ کو پانا محض نبوت محمدیہ کی پیروی کی برکت سے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے کمال کو ثابت کرنے کے لئے تھا اور اس وجہ سے تھا کہ آپ کے ذریعہ پھر اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچے اور دین اسلام کا احیاء اور غلبۂ اسلام کی راہ ہموار ہو۔

اس سلسلہ میں یہ بتانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کا ظہور عین ضرورت کے وقت تھا جب کہ امت مسلمہ انتہائی مایوس کن حالات سے دوچار تھی اور اسلام دشمنوں کے حملوں کا نشانہ بنا ہوا تھا اور عیسائی طاقتیں اسلام کو نیست و نابود کر دینے کا عزم کئے ہوئے تھیں۔ اس صورت حال کو دیکھ کر مسلمان یہ سمجھنے لگ گئے تھے کہ اب اسلام پر دوبارہ سرسبزی کے دن نہیں آئیں گے۔ اور اکابرین اسلام علی الاعلان یہ کہہ رہے تھے کہ

چمن میں ہوا آ چکی ہے خزاں کی
پھری ہے نظر دیر سے باغباں کی
صدا اور ہے بلبل نغمہ خواں کی
کوئی دم میں رحلت ہے اب گلستاں کی

اور علامہ اقبال نے کہا ؎

شور ہے ہو گئے مسلمان نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود

مسلمانوں کی اخلاقی تمدنی روحانی اور دینی حالت سخت ناگفتہ بہ تھی ان کی مایوسی بڑھتی ہی جا رہی تھی اور امنگ اور امید کا کلی طور پر خاتمہ ہو چکا تھا ایسے مخالف حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کو زندہ کرنے کی جدوجہد شروع کر دی اور ادیان عالم پر اسلام کو غالب کرنے کی مہم کو کامیابی سے ہمکنار کیا اور پورے وثوق اور یقین کے ساتھ آواز بلند کی اور فرمایا۔

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

اور خدائی بشارات کے ماتحت امت مسلمہ کو مخاطب کرتے ہوئے پُرشوکت اعلان فرمایا

"خدا تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آ گیا۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کی راست بازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا نہیں چاہتا وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیمانہ قصوں کا ذخیرہ ہو۔"
(ازالہ اوہام صفحہ ۵)

خدا کے مرسل مسیح موعود حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا تحریر اور کیا تقریر اور کیا نشانات اور کیا معجزات ہر طرح سے اسلام کی حقانیت کو ثابت کیا اور جملہ دشمن اسلام طاقتوں کو دلائل و براہین اور نشانات کی جنگ میں شکست فاش دی اور مسلمانوں کو اسلام کی فتح کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا:-

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔"
(فتح اسلام صفحہ ۱۵)

اسلام کو اس بے بسی کے عالم سے نکالنے کے لئے آپ کو دشمن اسلام جملہ تحریکات کا زبردست مقابلہ کرنا پڑا آپ نے دلائل و براہین سے ان کا رد کیا اور علم و معرفت کی تلوار سے خلاف اسلام فتنوں کو پسپا کیا۔ اس عظیم جدوجہد کی تفصیلات پیش کرنے کا یہ موقعہ نہیں لیکن موجودہ دور کی تاریخ گواہ ہے کہ آپ نے عیسائیوں کے خطرناک حملوں کا دفاع کیا ان کے عقائد باطلہ کی پرزور تردید کی اور ایسے دلائل و براہین پیش کئے کہ دجالی فتنہ کی جڑیں کھوکھلی کر دیں آریوں کے خلاف اسلام حملوں کو پورے زور سے آپ نے پسپا کیا اور ان کے جملہ عقائد اور اسلام کے خلاف نکتہ چینیوں اور اعتراضات کا مدلل اور مسکت جواب دے کر ان کی زہریلی کچلیوں کو بے اثر کر دیا۔ دہریت اور گمراہ کن جدید فلسفہ کا آپ نے نہ صرف دلائل علمیہ اور عقلیہ سے رد کیا۔ بلکہ نشانات اور معجزات روحانی پیش کر کے ان کے حملوں کو ناکام بنا دیا۔ اسلام کی برتری اور نبوت محمدیہ کی حقانیت اور عظمت کے ثبوت میں جدید علم کلام کی بنیاد ڈالی اور علوم و معارف کے دریا بہا دئے۔

دنیا جانتی ہے کہ ان فتنوں میں سے بڑا اور خطرناک فتنہ عیسائیت کا فتنہ تھا اس فتنہ نے اسلام کی بلند و بالا عمارت کو مسمار کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اسلام پہ ہر طرح کے حملے کئے اور ایسے ایسے اعتراضات اور وساوس پیش کئے اور پھیلائے کہ عام لوگوں کو اسلام سے دلچسپی جاتی رہی بلکہ خود مسلمانوں میں اسلام کے خلاف جذبہ نفرت پیدا ہوگیا اور ہزاروں خاندان عیسائیت کی گود میں چلے گئے۔ اس دجالی فتنہ کو سابقہ پیشگوئیوں میں ایک خطرناک فتنہ قرار دیا گیا ہے دجالی سازشوں اور فتنہ پردازیوں کو دیکھکر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ دنیا میں فی الواقع اس سے بڑھکر کوئی فتنہ نہیں ہوا کُلّ نَبِیٍّ اَنْذَرَ قَوْمَہٗ ہر نبی نے اپنی قوم کو اس فتنہ عظیمہ سے خبردار کیا۔ مگر اس زمانہ کے مامور من اللہ مسیح موعود اور امام مہدی جنہوں نے نبوت محمدیہ کی پیروی کی برکت سے مقام نبوت پر سرفراز ہونے کا شرف حاصل کیا تھا پیشگوئیوں کے مطابق آپ نے جس عمدگی سے اس فتنہ کا قلع قمع کیا اور جس اولوالعزمی اور قوت سے اس کا مقابلہ کیا اور اس کے کامل استیصال کے لئے جو زبردست ... جدوجہد کی وہ آپ ہی کا کام تھا۔ کسی عام ولی اور عام مجدد کا یہ کام نہ تھا اور نہ اس کے بس میں تھا کہ وہ اس دجالی فتنہ سے نمٹتا اور اس کا مقابلہ کرتا اسکے مقابلہ کے لئے خاص روحانی قوت درکار تھی قوت نبوت کی ضرورت تھی یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مسیح موعود اور امام مہدی کے ظہور کی خبر دی تو فرمایا:-

یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ

وہ صلیبی فتنہ اور دجالیت کا مقابلہ کریگا اس کا قلع قمع کرے گا۔ کیونکہ وہ نبوت محمدیہ کی پیروی کی برکت سے قوت نبوت سے نوازا گیا ہے۔ اس فتنہ ہائلہ کے کامل استیصال کے لئے مسیح موعود جیسے قوت والے نبی ہی کی ضرورت تھی جو حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل ظل ہو اور آپ کے کمالات روحانیہ کا پورا پورا عکس ہو چنانچہ ایک مشہور مفکر اور عالم جناب قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند اپنی تصنیف "تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام" میں اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ختم دجالیت کے استیصال کے لئے چھوٹی موٹی روحانیت تو کیا بڑی سے بڑی ولایت کافی نہ تھی عام مجددین اور ارباب ولایت اپنی پوری روحانی طاقتوں سے بھی اس سے عہدہ برآ نہ ہوسکتے تھے جب تک کہ نبوت کی روحانیت مقابل نہ آئے بلکہ محض نبوت کی قوت بھی اس وقت تک مؤثر نہ تھی جب تک اس کے ساتھ ختم نبوت کی پاور شامل نہ ہو تو شکست دجالیت کی صورت بجز اس کے اور کیا ہو سکتی تھی جب تک کہ اس دجال اعظم کو نیست و نابود کرنے کے لئے امت میں ایک ایسا خاتم المجددین نہ آئے جو خاتم النبیین کی غیر معمولی قوت کو اپنے اندر جذب کئے ہو اور ساتھ ہی خاتم النبیین سے ایسی مناسبت تامہ رکھتا ہو کہ اس کا مقابلہ بعینہ خاتم النبیین کا مقابلہ ہو مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ ختم نبوت کی روحانیت کا انجذاب اسی مجدد کا قلب کرسکتا تھا جو خود نبوت آشنا ہو محض مرتبہ ولایت میں تحمل کہاں کہ وہ درجہ نبوت بھی برداشت کر سکے چہ جائیکہ ختم نبوت کا کوئی انعکاس اپنے اندر اتار سکے۔" (صفحہ ۱۲۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کے مخالفین کا جس موثر رنگ میں مقابلہ کیا اور مدافعت کے مہتم بالشان فرض کو جس کامیابی سے ادا کیا اس کا اثر عام طور پر بھی محسوس کیا گیا۔ چنانچہ آپ کی اس عظیم جدوجہد کا اعتراف کرتے ہوئے اخبار وکیل امرتسر نے آپ کی وفات پر لکھا:-

"ان کی خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے کہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پائمال بنائے رکھا۔ آئندہ بھی جاری رہے مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ .... انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہوکر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون ہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔"

نبوت محمدیہ کی فیض رسانی کے مظہر تام کی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور ہوا اور آپ نے اسلام کی برتری اور حقانیت کے لئے جو زبردست مساعی کیں اور دشمنان اسلام کے حملوں کا جس پامردی اور جرأت سے مقابلہ کر کے ان کو پسپا کیا اور خلاف اسلام فتنوں کا جس عمدگی سے قلع قمع کیا اور اسلام کو زندہ اور فعال مذہب کی صورت میں جس خوبی سے پیش کیا۔ غیر متعصب لوگوں تک نے بھی اس کو قدردانی کی نگاہ سے دیکھا اور غلبۂ اسلام اور حمایت دین متین کے لئے آپ کی عظیم جدوجہد کی تحریک کی افادیت کا کھلے بندوں اعتراف کیا۔ جناب ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب لکھتے ہیں:-

"تحریک احمدیت کی ان زبردست کوششوں کا نتیجہ ہے کہ وہ مسلمان جو اٹھارہویں صدی میں اپنی موت پر دستخط کئے ہوئے تھے خدا کے فضل سے اپنے اندر زندگی کی ایک برقی رو محسوس کرتے ہوئے اعلان عام کرچکے ہیں کہ یہ بیسویں صدی پھر مسلمانوں کے لئے نشاۃ ثانیہ کا زمانہ ہے۔"
(رسالہ استقلال لاہور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور درحقیقت نبوت محمدیہ کے فیضان کے کمال کا عملی ثبوت تھا۔ اسی وجہ سے آپ کو دفاع اسلام اور احقاق حق اور اسلام کو زندہ و برتر مذہب ثابت کرنے کے لئے زبردست توفیق نصیب ہوئی اور آسمانی تائیدوں سے آپ کو نوازا گیا اور اس تمام فیضان کو آپ نے اپنے سید و مولی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان سمجھا۔ بلکہ آپ کے اکمل و اصفیٰ فیضان کا ایک قطرہ قرار دیا اور فرمایا:-

این چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرہ ز بحر کمال محمد است

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

رپورٹ ہفتہ وصولی

۳ فروری تا ۹ فروری ہفتہ وصولی منایا گیا ہے۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ وہ اس ہفتہ کی رپورٹ اور جمع شدہ چندہ فوری طور پر مرکز کو ارسال فرمادیں۔

(مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائر فجی میں تبلیغ اسلام

قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ اور دیگر اسلامی لٹریچر کی تقسیم۔ یونیورسٹی اور سکولوں میں لیکچر، ایک نئی مسجد کا سنگ بنیاد

۲۲۔ افراد کا قبول اسلام

مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ فجی

خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ربوہ سے ۴ر جون ۱۹۷۲ء کو جزائر فجی میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ ۱۲ر جون کو کراچی سے ہوائی جہاز میں سوار ہوا اور بنکاک، سنگاپور اور سڈنی (آسٹریلیا) ہوتا ہوا ۲۲ر جون کو ۱۰ بجے رات ناندی (NADI) پہنچا۔ ناندی جزائر فجی کا انٹرنیشنل ایرپورٹ ہے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج مبلغ احباب جماعت کی معیت میں ایرپورٹ پر موجود تھے اور ان کے ساتھ مشن ہاؤس پہنچے۔ ناندی، لٹوکا اور مارو کی جماعتوں کے عہدیداروں کی طرف سے استقبالیہ تقریب اور بعض اجتماعات کا انتظام کیا گیا۔ جن میں غیر از جماعت افراد اور معززین کو بھی دعوت دی گئی اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری اور خاکسار نے ہر جگہ تقاریر کیں اور اسلام کی حقانیت، احمدیت کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر روشنی ڈالی اور جزائر فجی اور دنیا بھر میں جماعت کی تبلیغی مساعی اور ان کے خوشکن نتائج کو تفصیل سے بیان کیا۔

یہ دورہ مکمل کر کے ۲۶ر جون کو ہم دونوں ناندی سے سُوا پہنچے جو فجی کا دارالحکومت ہے اور جس میں ہمارا سنٹرل مشن ہاؤس، مسجد فضل عمر اور لائبریری ہے۔ یہاں پر جماعت کی طرف سے استقبالیہ تقاریب کے علاوہ جلسوں کا انتظام بھی کیا گیا جن میں غیر از جماعت افراد بھی شریک ہوئے۔ اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اور اسلام اور احمدیت کی صداقت کے دلائل و براہین بیان کئے۔ بعد میں سوالات و استفسارات کا جواب بھی دیا گیا۔

۷ر جولائی کو ہم تعارفی دورے کے سلسلہ میں جزائر فجی کے دوسرے بڑے جزیرہ ونوا لیوو پہنچے۔ اور دارالحکومت لباسا اور جزیرے کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی دوسری جماعتوں کا دورہ کیا گیا اور ہر جگہ عام جلسے منعقد کئے گئے جن میں غیر از جماعت افراد بھی شامل ہوئے اور لوگوں کو پیغام حق پہنچانے اور لٹریچر تقسیم اور فروخت کرنے کا موقع ملا۔ اس طرح یہ تعارفی اور تبلیغی دورہ ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب ثابت ہوا اور لباسا سے ہم سُوا پہنچے۔

برادرم مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری تو سُوا میں رہے اور خاکسار ناندی پہنچا جو مغربی حلقے کی جماعتوں کا مرکز ہے اس حلقہ کی جماعتوں کی نگرانی کی ذمہ داری خاکسار پر ہے خاکسار نے ناندی کے علاوہ لٹوکا، مارو اور با کی جماعتوں کے متعدد دورے کئے۔ اور ہندو، سکھ، عیسائی اور فیجین معززین سے انفرادی ملاقاتیں بھی کیں اور حسب موقعہ مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا۔ اس کے علاوہ ہر جماعت میں متعدد اجتماعات اور جلسے کئے گئے۔ جس میں ہر مذہب و ملت کے متعدد لوگ شامل ہوتے رہے۔ خاکسار نے تقاریر کیں اور اسلام کے افضل اکمل، ہستی باری تعالیٰ کے دلائل، فضائل القرآن۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی صداقت، برکات خلافت، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارفع مقام اور سیرت طیبہ، اسلام کا عالمگیر غلبہ کے مضامین پر روشنی ڈالی۔

فیجین باشندوں میں تبلیغ

جزائر فجی کے اصلی باشندے "کاویتی" کہلاتے ہیں۔ یہ لوگ عام روایت کے مطابق پرانے زمانہ میں مشرقی افریقہ سے ترک وطن کر کے فیجی میں آباد ہوئے۔ ان کی اپنی زبان ہے جو "کاویتی" کہلاتی ہے۔ یہ لوگ انگریزوں کے یہاں آنے کے ساتھ ہی عیسائیت کی آغوش میں جا چکے ہیں۔ اور سب کے سب عیسائی ہیں ان باشندوں میں بھی تبلیغ جاری ہے اور یہ لوگ ہمارے جلسوں میں بھی شامل ہوتے ہیں ملنسار لوگ ہیں۔ ناؤدی میں جہاں ہماری جماعت ہے اور مسجد محمود ہے فیجین کی گاؤں آبادی ہے۔ ۱۸ر اکتوبر کو کاویتی قوم کے معززین کے نام خاص دعوت نامہ جاری کیا گیا۔ چنانچہ دعوت کو قبول کر کے یہ لوگ ہماری مسجد میں آئے خاکسار نے تقریر کی اور ان کو بتایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک عاجز بندے اور اس کے رسول تھے صلیب کی لعنتی موت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بچایا اور ہجرت کر کے وہ کشمیر چلے گئے جہاں اسرائیل کے گمشدہ قبائل رہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بائبل کی پیشگوئیاں بھی بیان کیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بھی بائبل کی رو سے بیان کی۔ اس موقع پر جماعت نے ان لوگوں کی مہمان نوازی کا حق بھی ادا کیا۔ اور ان کے چیف کو قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور دوسرے لوگوں کو اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا۔ ان لوگوں نے بہت دلچسپی لی اور خوشی کا اظہار کیا اور وعدہ کیا کہ وہ ہمارے اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کریں گے۔ اس کے بعد ایک روز احباب جماعت کو ساتھ لے کر خاکسار ان کی آبادی میں بھی گیا۔ اور مناسب لٹریچر اور کاویتی اور انگریزی میں ان میں تقسیم کیا گیا انہوں نے اسے بڑی خوشی سے قبول کیا۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے بھی سُوا میں مختلف مقامات پر اجتماعات منعقد کروا کر تقاریر کیں۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیغام حق پہنچانے کے مواقع میسر آئے۔

مصری سفیر سے ملاقات

مصری سفیر متعینہ کینبرا (آسٹریلیا) اپنے سرکاری دورہ پر فجی آئے اور سُوا کے ایک بڑے ہوٹل میں ٹھہرے ہم دونوں مبلغین نے ان سے بذریعہ فون وقت مقرر کر کے ۱۸ر جون کو ان سے ملاقات کی اور ان کے سامنے تفصیل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی بیان کئے اور دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور تبلیغی مساعی کا تعارف ان سے کرایا۔ اس سلسلہ میں جماعت کی طرف سے قرآن کریم کے دنیا کی دیگر زبانوں میں تراجم شائع کرنے کا ذکر بھی کیا گیا ان کو انگریزی ترجمہ قرآن کریم افریقہ سپیکس اور جماعت کا لٹریچر بھی سفارتخانہ کی لائبریری کے لئے پیش کیا گیا جو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔

ایک مشہور پادری سے ملاقات

رومانیہ کے ایک مشہور پادری "پوسٹر رچرڈ وارم برینڈ" نامی فجی آئے اور ٹریولاج ہوٹل سُوا میں ٹھہرے انہوں نے ہم سے ملنے کی خواہش کی چنانچہ ہم دونوں مبلغین ان سے ملے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ۲۰ سال تک رومانیہ میں کمیونسٹوں کی قید میں رہے ہیں اور اب امریکہ کی سفارش و وساطت سے جیل سے رہائی پائی ہے اور دنیا کا دورہ کر رہے ہیں۔ اسلام اور عیسائیت کے عقائد پر گفتگو ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائبل کی پیشگوئیاں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی بھی ان کے سامنے پیش کئے گئے اور سلسلہ کا لٹریچر بھی دیا گیا۔ اور ہمارا قرآن کریم بھی انہوں نے خریدا اور پڑھنے کا وعدہ کیا دوران گفتگو ان کے سوالات و شبہات کا ازالہ بھی کیا گیا ہوٹل کے دیگر بعض مہمان بھی گفتگو سنتے رہے۔

فجی میں خطرناک طوفان اور جماعت کی خدمات

۱۸ر اکتوبر کو فجی میں ایک خطرناک اور شدید سمندری طوفان آیا یہ طوفان ۱۲ گھنٹے تک متواتر چلتا رہا آندھی کی رفتار ۱۹۰ میل فی گھنٹہ تک بیان کی گئی۔ کروڑوں روپے کا نقصان ہوا۔ جانی نقصان بھی ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ اس طوفان کی مثال فجی کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے احباب بڑی حد تک محفوظ رہے۔ احباب جماعت نے ان حالات میں مصیبت زدہ لوگوں کی ہر طرح مدد کی ان کو کھانا کھلایا اور سامان بھی دیا۔ فجی کے ایمرجنسی ریلیف فنڈ میں لوکل احمدیہ جماعت کی مالی قربانی کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت مصیبت زدہ اہل فجی کے لئے مبلغ ۱۰۰ فیجین ڈالر ارسال فرمائے ہیں۔

یونیورسٹی اور سکولوں میں لیکچر

فجی کی ساؤتھ پیسیفک یونیورسٹی کی دعوت پر ایک لیکچر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے "اسلام اور دیگر مذاہب" پر دیا۔ لیکچر کے بعد پروفیسروں اور طلبہ نے سوالات کئے جن کے جوابات انہوں نے دیئے اور پھر چانسلر کے کمرہ میں چائے وغیرہ کے دوران بھی گفتگو ہوتی رہی اس موقع پر پریذیڈنٹ کو اسلامی لٹریچر بھی پیش کیا گیا خاکسار نے مارو سکول میں ہیڈ ماسٹر کی دعوت پر مختلف مواقع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر دو لیکچر دیئے۔ ان لیکچروں میں اسلام کی امتیازی خصوصیات بیان کی گئیں۔

احمدیہ سکولز کی نگرانی اور طلبہ سے خطاب

فجی میں لٹوکا دوسرا بڑا شہر ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے دو سکول جاری ہیں۔ سنٹرل تحریک جدید انجمن احمدیہ فارن مشنز سکول اور ۲۔ کنڈر گارٹن سکول مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری اور خاکسار معائنہ کے لئے دو مرتبہ وہاں گئے۔ سکول کے انتظامات کی دیکھ بھال کے علاوہ سکول کے اساتذہ و طلبہ کو خطاب بھی کیا۔ اور انہیں نصائح کیں۔ دو مرتبہ سٹاف میٹنگز ہوئیں۔ طوفان کی وجہ سے ہمارے سکول کے اکثر کمروں کی چھت بھی اڑ گئی تھی۔ جس کو اب دوبارہ تعمیر کیا جا رہا ہے ان دونوں سکولوں کے تعلیمی نتائج اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی اچھے ہیں۔ اور اس علاقہ کے لوگوں پر اس کا اتنا اثر ہے کہ وہ جماعت کی تعلیمی اور اسلامی خدمات کے معترف ہیں۔ علاقہ کے سینکڑوں لوگوں کو جن کے مکانات تباہ ہو گئے تھے عرصہ تک احمدیہ سکول کی ایک عمارت میں جو بچ رہی تھی رہائش کے لئے جگہ دی گئی۔ اور ہر ممکن خدمت ان کی کی گئی۔ اُن میں سے کئی لوگ اب ہمارے سکول کی عمارت کی تکمیل میں مدد کر رہے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

ریڈیو پر تقریر

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کو ریڈیو فجی کے ریلیجس پروگرام میں شمولیت کا موقع ملتا رہا اور اس دوران انہوں نے دو تقاریر کیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔

مسجد ناصر الدین کا سنگ بنیاد

جزائر فجی کا دوسرا بڑا جزیرہ (VANUALEVU) ونوا لیوو ہے اس کا ہیڈ کوارٹر لمباسہ شہر ہے۔ نومبر کے آخر میں وہاں تبلیغی و تربیتی جلسے منعقد کئے گئے۔ ہم دونوں مبلغین نے ان میں تقاریر کیں۔ ۲۶ نومبر کو اتوار کے روز لمباسہ شہر میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس مسجد کا نام "مسجد ناصر الدین" رکھا گیا ہے اس روز جزیرہ میں واقع تمام جماعتوں کے احباب لمباسہ میں جمع ہوئے اور خدام و انصار اور اطفال نے مل کر مسجد کی بنیاد کا کام پر جوش رنگ میں وقار عمل منا کر کیا۔ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے کھانا تیار کر کے اس کار خیر میں حصہ لیا۔ جملہ احباب نے صبح ۹ بجے سے ۵ بجے شام تک نہایت جوش اور تندہی سے کام کیا۔ اسی روز ۴ بجے شام اجتماعی دعا کے ساتھ سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب عمل میں لائی گئی اور اجتماعی دعا کے بعد پہلی اینٹ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے رکھی اور دوسری اینٹ خاکسار نے رکھی۔ علاوہ ازیں پریذیڈنٹ جماعت ملیدا حاجی رحیم بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لمباسہ مکرم ممتاز علی مقبول صاحب بیرسٹر لمباسہ۔ نمائندہ جماعت سرداننگا عبدالرحمن صاحب اور سیکرٹری صاحب جماعت لمباسہ مولوی محمد صاحب نے بھی ایک ایک اینٹ بنیاد میں نصب کی۔

اجتماعی وقار عمل کا یہ نظارہ ملکی شاہراہ پر آنے جانے والے ہر شخص کو متاثر کرتا تھا۔

تقسیم لٹریچر

اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ پچاس سے زائد کاپیاں قرآن کریم انگریزی کی فروخت کی گئیں رسالہ تحریک جدید بھی کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ دیگر لٹریچر بھی حسب موقعہ بعض لوگوں کو دیا گیا بذریعہ ڈاک بھی کافی تعداد میں قرآن کریم انگریزی اور دیگر اسلامی لٹریچر آسٹریلیا نیوزی لینڈ، ٹونگا اور گلبرٹ آئی لینڈز کے لوگوں کو ارسال کیا گیا۔

خط و کتابت

اس دوران مکرمی مولوی محمد صدیق صاحب نے اور خاکسار تبلیغ و تربیت کے سلسلہ میں تقریباً ۱۰۰ خطوط اندرون ملک اور ممالک بیرون میں لکھ کر روانہ کئے بعض لوگوں کے سوالات کا جواب لکھ کر ارسال کیا گیا اور اس رنگ میں بھی تبلیغی اور تربیتی سلسلہ جاری رہا۔

درس و تدریس

عرصہ زیر رپورٹ میں ہر جگہ جماعتوں میں قیام کے دوران درس تفسیر صغیر درس احادیث اور درس کتب و ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا جاتا رہا اور حسب موقعہ ضروری مسائل بیان کئے گئے جو احباب کے لئے ازدیاد علم و ایمان کا باعث ہوئے۔ بعض احباب کو سبقاً سبقاً بھی اسلامی کتب پڑھانے کا موقعہ ملا۔

لجنہ اماء اللہ فجی

فجی میں ہر جماعت میں لجنہ اماء اللہ کا نظام بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے قائم ہے اور لجنہ کی اراکین اپنے فرائض انجام دے رہی ہیں۔ ان کے الگ اجلاس بھی ہوتے ہیں جن میں ہم دونوں مبلغین حسب موقع تقاریر کرتے ہیں اور احمدی مستورات کے فرائض۔ نماز کی پابندی اور تربیت اولاد وغیرہ مضامین بیان کئے جاتے ہیں۔ نیز مرکزی لجنہ سے آمدہ ہدایات پر عمل کروایا جاتا ہے۔

نو مبایعین

اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۲ افراد نے بیعت کی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو استقامت عطا فرمائے۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جزائر فجی کی تمام سعید روحوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جھنڈے کے نیچے جمع کر دے۔ اور دنیا کے اس کونے سے بھی اسلامی توحید کے نعرے بلند ہوں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین پوری شان و شوکت سے دنیا میں قائم ہو جائے۔

مکرمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ فیض قادر صاحب کی وفات

مکرم شیخ نور الحق صاحب دار البرکات ربوہ

میری چچی جان محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ فیض قادر صاحب عید الاضحیٰ کے روز ۲ بجے سحری کے وقت کراچی میں وفات پا گئیں

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحومہ عرصہ پانچ چھ سال سے عارضہ فالج بیمار تھیں۔ بیماری میں کافی افاقہ ہو گیا تھا لیکن مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۷۳ء بروز منگل رات بارہ بجے سے کچھ دیر بعد اچانک دل کا شدید حملہ ہوا۔ دل کے حملہ کے ساتھ ہی برین ہیمرج ہو گیا جو دو گھنٹے کے اندر اندر جان لیوا ثابت ہوا۔

اسی روز کراچی میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ لایا گیا۔ جہاں دوسرے دن یعنی ۱۸ جنوری کو صبح نو بجے محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت نماز جنازہ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے احاطہ میں پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد بھی محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ ۱۹۱۰ء میں پیدا ہوئیں پیدائشی احمدی تھیں لیکن ۱۹۲۵ء میں دستی بیعت کا بھی شرف حاصل کیا۔ مرحومہ نے ۶۳ سال عمر پائی۔ مرحومہ میرے دادا جان مرحوم حضرت شیخ نور احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھوٹی ہمشیرہ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ بے حد مہمان نواز، سخاوت کی بہت پابند۔ تہجد گزار اور تلاوت کلام پاک کی پابند ملنسار ہمدرد اور عزیز و اقارب سے بے حد شفقت کرنے والی مخیر خاتون تھیں۔ خلیفہ وقت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت رکھتی تھیں۔ ۱/۸ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔

مرحومہ نے تین فرزند اور تین بیٹیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں ایک بیٹی اس وقت انگلستان میں ہے ایک لڑکا اور ایک لڑکی شادی شدہ ہیں۔ دو لڑکے بر سر روزگار ہیں ایک بچہ تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

احباب کرام دعا فرماویں کہ وہ اپنے فضل و رحم سے مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(شیخ نور الحق محلہ دار البرکات ربوہ ضلع جھنگ)

وقف جدید اور انصار اللہ

وقف جدید کی تحریک کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ وقف جدید کے سلسلہ میں اطفال الاحمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"اے احمدی بچو اٹھو تمہارے بڑوں کی کوشش میں جو رخنہ ہے اسے اپنی جدوجہد سے دور کر دو۔"

انصار اللہ کا بھی فرض ہے کہ وہ اس رخنہ کو دور فرمائیں جو سلسلہ احمدیہ کی جدوجہد کی راہ میں حائل ہوا اور قائدین اور زعماء کرام بھی جائزہ لیں کہ ان کے حلقہ جات میں بڑوں کے علاوہ کوئی چھوٹے سے چھوٹا بچہ بھی ایسا تو نہیں جس کی طرف سے چندہ وقف جدید پورے طور پر ادا نہ ہوتا ہو۔ (قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان امداد درویشان فنڈ

گزشتہ تین مہینوں (نومبر۔ دسمبر۔ جنوری) میں جن اصحاب نے امداد درویشان کے لئے رقوم ارسال کی ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے حضور سے بہترین جزا بخشے آمین۔

(ناظر خدمت درویشان ربوہ)

۱	حکیم سید عبدالرحمٰن صاحب دارالرحمت غربی	ربوہ	۱۵٫۰۰	روپے
۲	مکرم عبدالرب صاحب	"	۱۰٫۰۰	"
۳	محمودہ ثروت صاحبہ	"	۱۰٫۰۰	"
۴	" اقبال مصطفیٰ صاحب دارالصدر شمالی	"	۱۰٫۰۰	"
۵	" ڈاکٹر خیرالدین صاحب	"	۱۵٫۰۰	"
۶	" میاں چراغ الدین صاحب سیکرٹری مال دارالبرکات	"	۱٫۰۰	"
۷	نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مبارک احمد خان صاحب	"	۱۰٫۰۰	"
۸	حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ		۱۵٫۰۰	"
۹	" عبدالشکور صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی	ربوہ	۲٫۰۰	"
۱۰	" سید اقبال حسین	"	۵٫۰۰	"
۱۱	" صوفی احمد شاہ صاحب سابق مبلغ افریقہ	"	۲٫۵۰	"
۱۲	" حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالسمیع صاحب آف کویت		۳۰٫۰۰	"
۱۳	سیدہ صدیقہ بانو صاحبہ اہلیہ ملک فضل حسین صاحب ربوہ		۱۰٫۰۰	"
۱۴	" بشیر محمد صاحب دارالنصر غربی	ربوہ	۵٫۰۰	"
۱۵	" خان عبدالمجید خان صاحب	"	۵۰٫۰۰	"
۱۶	" راجہ محمد نواز صاحب دارالصدر غربی	"	۲۰٫۰۰	"
۱۷	بذریعہ وکالت مال ثانی تحریک جدید	"	۱۵۰٫۰۰	"
۱۸	" شیخ محمد یوسف صاحب مہجور فیصل	لائلپور	۱۲٫۸۱	"
۱۹	رضیہ سلطانہ صاحبہ	"	۱۵٫۰۰	"
۲۰	" چوہدری ظفر اللہ خان صاحب چیمہ	"	۱۰٫۰۰	"
۲۱	" عبدالرشید صاحب سمن آباد	"	۵٫۰۰	"
۲۲	" چوہدری محمد یعقوب صاحب	"	۱٫۰۰	"
۲۳	" سید عطاء حسین صاحب سیکرٹری مال	"	۱۲۵٫۰۰	"
۲۴	" شیخ محمد خورشید صاحب	ملتان چھاؤنی	۱۰٫۰۰	"
۲۵	حمیدہ شریف صاحبہ	"	۶۰٫۰۰	"
۲۶	" میاں گل محمد صاحب	ملتان	۲٫۰۰	"
۲۷	" محمد حنیف صاحب قمر سیکرٹری مال	"	۱۳٫—	"
۲۸	سیدہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ ادریس احمد شاہ صاحب	"	۱۰٫۰۰	"
۲۹	" ڈاکٹر محمد الدین صاحب وہاڑی ضلع ملتان		۳۰٫۰۰	"
۳۰	اہلیہ صاحبہ "	"	۱۰٫۰۰	"
۳۱	" احمد علی صاحب چاہ بھاگو والی ملتان		۲۵٫۰۰	"
۳۲	" چوہدری برکت علی صاحب بورےوالہ ضلع ملتان		۵٫۰۰	"
۳۳	" منصور احمد صاحب بشیر فری ٹاؤن	سیرالیون	۳۰٫۰۰	"
۳۴	" قریشی عبدالغنی صاحب سمن آباد	لاہور	۸٫۰۰	"
۳۵	" چوہدری عبدالستار صاحب "	"	۴٫۰۰	"
۳۶	" میاں محمد رشید صاحب "	"	۵٫۰۰	"
۳۷	" چوہدری محمد نذیر صاحب "	"	۱۰٫۰۰	"
۳۸	" اقبال اختر صاحبہ اہلیہ مہر الدین صاحب	"	۱۰٫۰۰	"
۳۹	" چوہدری محمد اسلم صاحب کینال پارک	"	۱۰۰٫۰۰	"
۴۰	" ماسٹر محمد ابراہیم صاحب دہلی گیٹ	"	۴٫۰۰	"
۴۱	" ڈاکٹر احمد علی صاحب "	"	۲٫—	"

(باقی)

کشتی نوح

ماہ فروری کے دوران خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب کشتی نوح مقرر کی گئی ہے۔ ایک ایک خادم کے لئے لازم ہے کہ وہ اس مہینہ کے دوران یہ کتاب ضرور پڑھیں۔ قائدین مجالس و ناظمین اضلاع بار بار تحریک کریں اور مطالعہ کے لئے خدام کو کتاب مہیا کریں۔ اپنی ضرورت سے مجلس مرکزیہ کو اطلاع دیں۔ کتب بذریعہ وی پی فوراً ارسال کر دی جائیں گی۔

(مہتمم تعلیم)

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ — لجنات توجہ کریں

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کی تحریک پر چار سال گزر چکے ہیں۔ تعمیر کا کام عنقریب شروع ہونے والا ہے ابھی تک لجنات نے صحیح رنگ میں اس چندہ کی وصولی کی طرف توجہ نہیں دی۔ البتہ کم چندہ آرہا ہے ہفتہ زیر رپورٹ یعنی ۲۴ر تا ۳۱ر جنوری صرف مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے چندہ آیا ہے

۱	لجنہ اماء اللہ ربوہ	۱۲۳٫۰۰	روپے
۲	لجنہ اماء اللہ حافظ آباد	۱۰٫۰۰	"
۳	لجنہ اماء اللہ عمر کوٹ	۶۲٫۰۰	"
۴	لجنہ اماء اللہ چک ۱۲۱ جنوبی گوکھووال	۲۸٫۰۰	"

لجنات جلد بقایا جات کی وصولی کی طرف توجہ کریں

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نوٹس داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ صوبہ سندھ

برائے سال ۷۳-۱۹۷۲ء

DIPLOMA ASSOCIATE ENGINEER. سہ سالہ کورس برائے

فرسٹ ایئر میں داخلہ کے لئے سادہ کاغذ پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستیں ۱۵ر فروری ۱۹۷۳ء سے قبل مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھیجی جائیں۔

ڈائریکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب۔ لاہور

امیدوار میٹرک پاس ہوں اور انگریزی حساب فزکس کیمسٹری جیومیٹریکل اور ٹیکنیکل ڈرائنگ میں پاس شدہ ہوں۔ اور پنجاب کے ڈومی سائل ہوں۔

۷۳-۷-۱ کو عمر ۱۵ سال سے کم اور ۱۹ سال سے زیادہ نہ ہو۔ درخواستیں ہر طرح مکمل ہوں اور مصدقہ نقول میٹریکولیشن۔ تفصیل نمبرات۔ ڈومی سائل سرٹیفیکیٹ وغیرہ کے ساتھ مذکورہ تاریخ تک بھجوائی جائیں۔ (پ ٹ مورخہ ۷۳-۲-۴)

(ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت

خاکسار کے بھتیجے نادر بھائی محمد سلیم اختر ولد غلام محمد مرحوم مورخہ ۲۱ر دسمبر ۱۹۷۲ء کو نیشنل لیاقت ہسپتال کراچی میں ۹ بجے شب بعمر ۲۳ سال وفات پاگئے۔

اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون

۲۲ر دسمبر کو بعد نماز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں محترم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے نماز جنازہ پڑھائی چونکہ مرحوم موصی تھے اس لئے جنازہ ربوہ پہنچایا گیا۔ اور ۲۳ر دسمبر نماز جمعہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(محمد حسین مختار۔ جہانگیر روڈ ویسٹ کراچی ۵)

درخواست دعا۔ بندہ اور میری اہلیہ مختلف عوارض سے بیمار ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(رائے الیس دین محمد آر۔ ایم۔ پی احمدیہ دارالشفاء گوجرانوالہ۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں سکیم کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ انگلستان کی نمایاں خدمات

ادویات کے بنک کا قیام اور پہلی قسط کے طور پر پندرہ ہزار روپیہ کی ادویات کی روانگی

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نائب امام مسجد لندن

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کو شروع ہی سے نصرت جہاں سکیم جیسی بابرکت تحریک میں حصہ لینے اور نمایاں خدمات بجالانے کی سعادت حاصل رہی ہے۔ ۱۹۷۰ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے تاریخ ساز دورہ سے واپسی پر انگلستان تشریف لائے تو لندن میں حضور نے پہلی بار احباب جماعت کے سامنے نصرت جہاں سکیم کا اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ برحق کی زبان مبارک سے یہ تحریک سنتے ہی احباب جماعت نے دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں پونڈ کے وعدہ جات کر دیئے اور پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ چند روز کے اندر اندر حضور اقدس کی خواہش کی تعمیل میں دس ہزار پونڈ سے زائد رقم نقدی کی صورت میں ادا کر دی۔ یہ ایک عظیم الشان قربانی تھی جسے ابتداء میں ناممکن سمجھا گیا لیکن حضور کی دعاؤں سے احباب جماعت کو یہ توفیق بھی حاصل ہوئی۔ چنانچہ حضور نے اب تک متعدد مواقع پر احباب جماعت کی اس نمایاں قربانی کا ذکر فرمایا ہے اور اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے اپنی دعاؤں سے نوازا ہے۔ نصرت جہاں سکیم کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ انگلستان کو ایک اور عظیم الشان سعادت یہ حاصل ہوئی ہے کہ جماعت نے اپنے وعدہ جات کے معیار کے لحاظ سے حضور انور کی خواہش کو پورا فرما دیا ہے قریباً ایک سال قبل جماعت انگلستان کے وعدہ جات کی مجموعی تعداد بیالیس ہزار کے لگ بھگ تھی۔ گزشتہ سال ماہ اپریل میں جب مکرم جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن ربوہ سے لندن آنے کے لئے روانہ ہونے لگے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ احباب جماعت احمدیہ انگلستان نصرت جہاں سکیم کے سلسلہ میں اپنے وعدہ جات کو بڑھا کر کم از کم ۵۱ ہزار تک لے جائیں تاکہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اکیاون سالہ دور خلافت سے ایک مشابہت پیدا ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور انور کی اس خواہش کو شرف قبولیت عطا کیا اور احباب جماعت کے دلوں میں قربانی کا ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کر دیا چنانچہ جب لندن مشن کی طرف سے احباب جماعت کو حضور کی اس خواہش سے آگاہ کیا گیا تو احباب جماعت نے نہایت جوش اور اخلاص اور بشاشت کے ساتھ وعدہ جات میں اضافہ کرنا شروع کر دیا الحمد للہ ایمانی مسابقت میں جماعت کے سب طبقات برابر کے شریک تھے جہاں کمانے والوں نے اپنی دنیاوی ضروریات کو محدود یا ملتوی کر کے اس دینی جہاد میں حصہ لیا۔ وہاں وظیفہ حاصل کرنے والے بعض طلبہ نے اپنے وظیفہ کی رقوم میں سے ادائیگی کر کے نہایت درخشندہ مثالیں قائم کیں۔ ماہ دسمبر ۱۹۷۲ء میں جب وعدہ جات کا از سر نو جائزہ لیا گیا تو یہ دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا کہ جماعت کے مجموعی وعدوں کا میزان حضور اقدس کی بابرکت خواہش کے عین مطابق ۵۱ ہزار پونڈ سے تجاوز کر چکا ہے اسی روز محترم جناب امام صاحب نے بذریعہ تار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں اس امر کی اطلاع کر دی چنانچہ حضور نے فوری طور پر ایک محبت بھری دعائیہ تار سے نوازا۔ حضور نے قربانی کے اس شاندار مظاہرہ پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس تحریک میں حصہ لینے والے سب احباب کو دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور حسنات دارین عطا کرے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء کے موقعہ پر بھی انگلستان کی جماعت کی اس نمایاں خدمت کا از راہ شفقت خصوصی ذکر فرمایا ہے۔

مالی جہاد میں شمولیت اور اس سلسلہ میں نمایاں خدمات کے علاوہ نصرت جہاں سکیم کے دیگر مقاصد کی تکمیل کے سلسلہ میں بھی انگلستان مشن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں کام کرنے کا موقع مل رہا ہے اس کی ایک مثال ادویات کے بنک کا قیام ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مغربی افریقہ کے کئی ممالک میں نصرت جہاں سکیم کے تحت طبی مراکز کا قیام ہو چکا ہے۔ ان میں متعین ڈاکٹر صاحبان نہایت خلوص اور محبت سے مریضوں کی خدمت میں دن رات مصروف ہیں محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے انگلستان کے احمدی ڈاکٹر صاحبان میں تحریک فرمائی کہ وہ مختلف کمپنیوں کی طرف سے موصول ہونے والی ادویات جو ان کے استعمال کے بعد بچ جاتی ہیں لندن مشن کو روانہ کر دیا کریں۔ اس غرض کے لئے محترم امام صاحب نے مشن میں ادویات کا ایک بنک قائم کر دیا۔ اور مکرم جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی کو اس کا صدر مقرر کیا۔ ہماری خوشی اور مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب اس تحریک کے نتیجہ میں ڈاکٹر صاحبان کی طرف سے ادویات بڑی کثرت سے موصول ہونے لگیں۔ چند ہی دنوں میں ادویات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہو گیا اور ابھی مزید ادویات کے آنے کا سلسلہ برابر جاری ہے۔

موصول ہونے والی ان ادویات میں سے پہلی قسط جو دو بکسوں پر مشتمل تھی لندن مشن کی طرف سے بذریعہ ہوائی جہاز ملاتا کے ہسپتال کے لئے بھجوا دی گئی ہے۔ اس پہلی قسط کی قیمت چھ سو پونڈ یعنی پاکستانی سکہ کے لحاظ سے پندرہ ہزار روپیہ سے زیادہ ہے اور یہ سب کی سب ادویات صرف ایک احمدی ڈاکٹر کی دی ہوئی ہیں جو اللہ کے فضل سے نہایت مخلص ہیں اور جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ادویات کی آئندہ اقساط بھی عنقریب مختلف ... کو روانہ کر دی جائیں گی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت احمدیہ انگلستان کی قربانیوں کو قبول فرمائے ان میں حصہ لینے والے سب احباب کو اپنے افضال و انعامات کا مورد بنائے۔

تقریب شادی

بتاریخ ۱۳ر فروری بروز ہفتہ مکرم چوہدری رفاقت احمد خان صاحب ابن محترم چوہدری برکت علی خان صاحب مرحوم سابق وکیل المال تحریک جدید کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ برات صبح کو ربوہ سے چک ۳۲/۲-R اوکاڑہ روانہ ہوئی اور شام کو بخیریت واپس ربوہ پہنچ گئی۔ اگلے روز دولہا کے بھائیوں (مکرم چوہدری کرامت احمد خان صاحب، سعادت احمد خان صاحب، اور لطافت احمد خان صاحب) نے اپنے مکان واقع محلہ دارالرحمت وسطی میں وسیع پیمانے پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں دیگر احباب کے علاوہ صدر انجمن و تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور دوسرے کارکنوں نے شمولیت کی۔ اس دعوت میں سردار ادارہ جات کے تمام مددگار کارکنان کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ دعوت کے اختتام پر حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے دعا کرائی۔

مکرم رفاقت احمد خان صاحب کا نکاح ۲۲ر جنوری ۱۹۷۳ء کو محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے محلہ دارالرحمت غربی کی مسجد میں محترمہ نصرت جہاں صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد ابراہیم خان صاحب چک ۳۲/۲ اوکاڑہ کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲ر فروری ۱۹۷۳ء بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد گولبازار ربوہ میں مکرم حکیم مولوی خورشید احمد صاحب فاضل نے میرے چھوٹے بیٹے عزیزم محمد احمد صاحب لائبریرین نیو کیمپس تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ بابری صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالباری خان صاحب مرحوم کالج ٹیچرز کالونی گورنمنٹ لاہور سے بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ (محمد علی ابن میاں علی گوہر صاحب مرحوم گولبازار ربوہ)

ضروری اعلان

قائدین مجالس ضلع راولپنڈی کا ایک ضروری اجلاس مورخہ ۱۱ر فروری بروز اتوار بوقت ۱۱ بجے قبل دوپہر مسجد احمدیہ راولپنڈی میں منعقد ہوگا۔ تمام قائدین مجالس مع ناظم تعلیم وقت کی پابندی کے ساتھ اجلاس میں شریک ہوں۔ (قائد خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

شدید جسمانی و دماغی کمزوری نیز ناتوانی پیدا الفلف ... تک سے دور ہو جاتی ہے بذریعہ ڈاک ۱۵/۴ روپے
شاہ ہومیو پیتھک سٹور۔ گرجا بازار ربوہ

رحمۃ اللہ ... ۵۲۵